ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

ڈاکٹر محمود الحسن
اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اردو، نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز، اسلام آباد
ساجدہ سلطانہ
سکالر پی ایچ۔ڈی اردو، نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز، اسلام آباد

اردو زبان میں لسانی مباحث اور جدید تقاضے

Dr. Mahmood-ul-Hassan
Assistant Professor, Urdu Department, NUML, Islamabad
Sajida Sultana
Scholar Ph.D Urdu, NUML, Islamabad

Linguistic Discussions and Modern Requirements in Urdu Language

Basic Linguistic debates in Urdu Language are found in form of books, grammar books and dictionaries. These books were written in view of teaching requirements. Its writers and compilers were from local scholars and European orientalists. Overviewing new linguistic discussions in this article, it has been deduced that least work was done in research and no benefit has been taken from new linguistic techniques.

Keywords: *Basic, Debates, Grammar, Books, Orientalists, Techniques.*

اردو لسانی مباحث کے ابتدائی آثار کتب قواعد اور لغات کی شکل میں ملتے ہیں۔ یہ کتب تدریس کی ضرورت کو سامنے رکھتے ہوئے تحریر کی گئیں۔ انہیں ترتیب دینے والوں میں مقامی علما کے ساتھ ساتھ یورپ سے آنے والے مستشرقین بھی شامل تھے۔ بلکہ یہ کہنا درست ہو گا کہ اس سلسلے میں اہل یورپ کی خدمات زیادہ ہیں۔ ہندوستان میں ایسی فرہنگیں اور لغات تسلسل کے ساتھ دکھائی دیتی ہیں جو فارسی میں ہیں لیکن ان میں فارسی کی تدریس کسی حدتک اردو کے ذریعے سے کرانے کی کوشش کی گئی ہے۔ ان فرہنگوں میں اردو زبان اور اس کے فارسی متبادلات بہ آسانی دیکھے جاسکتے ہیں۔ گو یہ لغت نویسی کی کوئی اعلیٰ شکل نہیں لیکن آغاز کے طور پر ان کا ذکر اہمیت کا حامل ہے۔ ان فارسی لغات میں فرہنگ نامہ، ادات الفضلا، شرف نامہ منیری تحفتہ السعادات وغیرہ اہم ہیں۔ بعد میں

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

برصغیر میں عربی و فارسی کی تعلیم کے لیے مستقل نصابی فرہنگوں کا سلسلہ شروع ہوا۔ ان میں فارسی اردو اور اردو عربی متبادلات مصرعوں کی شکل میں لکھے جاتے تھے۔ یہ منظوم فرہنگیں خالق باری، حامد باری، صمد باری، مصباح القواعد وغیرہ ناموں کے ساتھ سامنے آئیں۔ امیر خسرو سے بھی ایک فرہنگ "خالق باری" کو منسوب کیا جاتا ہے لیکن محمود شیرانی نے اس سے اختلاف کیا ہے۔ وہ امیر خسرو کو اس کا مولف تسلیم نہیں کرتے۔ عہد شاہجہان میں ایک اہم لغت غرائب اللغات لکھی گئی جس کے مصنف میر عبدالواسع ہانسوی تھے۔ انھوں نے اس لغت میں ہریانوی لہجے کو اولیت دی۔ لغت میں الفاظ کو حروف تہجی کے تحت درج کیا گیا ہے۔ لغت میں اردو الفاظ کے سامنے فارسی یا عربی کے مترادفات تحریر کیے گئے ہیں۔ اس دور کے اردو تلفظ اور لہجے کا اندازہ اس لغت کی مدد سے ہوتا ہے۔ سید عبداللہ لکھتے ہیں کہ غرائب اللغات کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ یہ اس دور کی مروجہ اردو زبان سے روشناس کراتی ہے اور اپنے کئی نقائص کے باوجود اردو زبان کے محقق کے لیے اہمیت کی حامل ہے۔[۲]

۱۷۵۱ء میں سراج الدین آرزو نے غرائب اللغات کے جواب میں "نوادرالالفاظ" مرتب کی۔ آرزو نے اپنی کتاب میں "غرائب اللغات" کا تنقیدی جائزہ لیتے ہوئے اس کی غلطیوں کو درست کیا اور کئی علمی اضافے بھی کیے۔

۱۔ غرائب اللغات میں لفظی ترتیب کے بے ربط عمل کو باقاعدہ بنایا۔

۲۔ اردو میں داخل ہونے والے عربی اور فارسی کے الفاظ کو اردو کا ہی سرمایہ قرار دیا۔

۳۔ غرائب اللغات کی قصباتی زبان کی جگہ دلی کی ٹیکسالی اور معیاری زبان کا استعمال کیا۔

۴۔ اردو الفاظ کے مقابل فارسی و عربی کے مترادفات کے ساتھ ساتھ ان کی معنوی فرق کی بھی وضاحت کی۔ "نوادر الالفاظ" کے دیباچے میں خان آرزو لکھتے ہیں کہ میں نے یہ کتاب "غرائب اللغات" کی تسامحات کی درستی کے لیے تحریر کی ہے۔[۳]

مغرب میں جدید لسانیاتی مباحث کا آغاز اٹھارویں صدی میں ہوا تو تقابلی لسانیات اور اشتقاقیات کی مباحث جدید لسانیات کی بنیاد ٹھہری۔ اسی عہد میں مغربی علما کی ایک بڑی تعداد مشرقی زبانوں خصوصاً سنسکرت کی طرف متوجہ ہوئی۔ یوں یہ لوگ سنسکرت کے بنیادی ماخذات تک پہنچنے میں کامیاب ہوئے۔ انہیں یہ جان کر تعجب ہوا کہ لسانی مباحث کا قدیم پس منظر سنسکرت میں موجود ہے۔ اسی وجہ سے ایک ماہر لسانیات کو یہ کہنا پڑا کہ اس

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

معاشرے کو یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ مغربی دنیا کی لسانیات کا اصل اور براہ راست مرکز دو ہزار سالہ قدیم ہند کی لسانیات میں ہے۔ بقول ڈاکٹر ابو اللیث صدیقی:

> اب یہ عام طور پر تسلیم کیا جاتاہ کہ وہ فن جسے جدید لسانیات کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے اور جن میں مختلف موضوعات اور مباحث کے علاوہ زبانوں کے تقابلی مطالعے کو ایک اہم حیثیت حاصل ہے اس کی داغ بیل ہندوستان میں سنسکرت کے مطالعے سے پڑی۔ (۴)

اردو لسانی تحقیق میں لغات کے ساتھ ساتھ قواعد زبان کی طرف توجہ دی گئی۔ تاہم اس عہد میں قواعد ولغات کو ایک ہی شعبہ تصور کیا جاتا تھا۔ چونکہ اس دور کی فرہنگوں میں قواعد زبان کا حصہ بھی شامل ہوتا تھا۔ جان جیشوا کیٹلر کی لغت میں قواعد زبان کا حصہ موجود ہے۔ کیٹلر کو مولوی عبد الحق نے پہلا مغربی قواعد نگار کہا ہے۔ (۵) یہ کتاب "لغت و قواعد" ڈچ زبان میں تھی۔ اس کا ترجمہ لاطینی زبان میں بھی ہوا۔ اردو زبان وادب، فورٹ ولیم کالج کے جان گلکرسٹ کو نظر انداز نہیں کر سکتا۔ ۱۷۹۶ء میں ان کی کتاب "اے گرامر آف ہندوستانی لینگویجز" اشاعت پذیر ہوئی۔ یہ ان کی ہندوستانی لسانیات پر تیسری کتاب تھی۔ اس کی پہلی دونوں کتابیں لغت اور اشتقاقیات پر سیر حاصل بحث کرتی ہیں۔ علاوہ ازیں اس نے اپنے میر منشیوں کی مدد سے معیاری اور ٹیکسالی زبان کے علاوہ عام بول چال پر بھی دھیان دیا۔ گلکرسٹ کی کتابوں کے علاوہ اردو کے لسانی ارتقا کے حوالے سے ۳۰ کے قریب اور لغات و قواعد بھی ہیں جو علمائے یورپ نے مرتب کی ہیں۔ ان میں ڈکشنری آف دی ہندوستانی لینگویجز (جے فار گوسن ۱۷۷۳ء) ڈکشنری ہندوستانی اینڈ انگلش (جوزف ٹیلر ۱۸۰۸ء) اہم ہیں۔

اردو زبان کی پیدائش، ابتدا، ارتقا اور نام کے سلسلے میں ہونے والی تحقیقات اردو لسانیات کو بنیاد ہی فراہم نہیں کرتی بلکہ اس کا نظریاتی اثاثہ بھی ہے۔ اردو میں لسانیات کے ابتدائی خاکے کے طور پر میر امن کی باغ وبہار اور محمد حسین آزاد کی آب حیات کو مقام حاصل ہے۔ دونوں حضرات نے اردو کی پیدائش کے حوالے سے اپنی رائے کا اظہار کیا ہے۔ میر امن نے اس کا آغاز اکبر اعظم کے عہد سے کیا جبکہ آزاد کے خیال میں اردو زبان برج بھاشا سے نکلی ہے۔ اس طرح ہم اردو کے ابتدائی خدوخال کی جستجو میں ۱۸۰۱ء تک پہنچ سکتے ہیں۔ تاہم میر امن کے ادبی مقاصد میں لسانی حوالہ موجود نہیں تھا۔

انشا اور مرزا قتیل کی "دریائے لطافت" کو اردو کی لسانی مباحث میں بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ انشا نے اپنی لسانی مہارت سے اردو زبان کے الفاظ، روز مرہ و محاورات، مرد و خواتین کی مخصوص بولی لکھنو اور دہلی کا لسانی

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

موازنہ اور ان سے متعلقہ بعض تہذیبی امور کے بارے میں جو نکات بیان کیے ہیں وہ آج بھی قابل غور ہیں۔ ڈاکٹر ابو اللیث صدیقی کے بقول:

> یہ اردو کی واحد کتاب ہے جس میں مقامی محاوروں کے فرق اور ان کی اہمیت کا تجزیہ کیا گیا ہے۔ زبانوں کے مطالعے میں کسی زبان کی مختلف علاقائی بولیوں کا تجزیہ اب لسانیات کا ایک مخصوص موضوع ہے... انشا نے دہلی اور لکھنو میں اردو بولنے والوں کو ان کی بولیوں اور مخصوص محاوروں کے اعتبار سے الگ الگ گروہوں میں تقسیم کیا ہے۔ اس ساری بحث سے یہ محسوس ہوتا ہے کہ صوتی اور ترکیبی سطح پر انشا اللہ خان کا یہ تجزیہ حیرت انگیز حد تک جدید لسانیاتی تجزیے کے مطابق ہے۔[۶]

انشا اللہ نے حروف تہجی کو صوتیاتی نکتہ نظر سے بھی پرکھنے کی کوشش کی اور اس تحقیق میں آواز کی بجائے حروف کو اولیت دی۔ دوران تحقیق وہ منفوس / ہائیہ اصوات کو مستقل حیثیت دیتے ہیں اور حروف تہجی کی تعداد میں اضافہ کرتے ہیں اور دنیا میں رونما ہونے والی اس طرح کی غیر محسوس تبدیلی کو انشا نے پہلی بار بھانپ لیا تھا۔[۷] اس زمانے میں خواتین کی بولی کی ایک الگ پہچان تھی۔ انشا نے اس طرف دھیان دیا۔ دریائے لطافت میں اس کی کئی مثالیں ملتی ہیں۔ وہ خواتین کے لب ولہجہ، روز مرہ، محاورہ اور زبان کے ماہر تھے اور وہ کئی نئے الفاظ کے خالق بھی تھے۔[۸] دریائے لطافت کی اہمیت آج بھی قائم ہے۔ کیونکہ یہ اردو لسانیات کی وہ پہلی کتاب ہے جس میں گرامر، علم بیان، روز مرہ اور محاورے اور لسانی موازنے کا بیان ہے اور اسے ہندوستان نے تصنیف کیا ہے۔ دریائے لطافت کے طویل عرصے کے بعد نصیر الدین ہاشمی کی "دکن میں اردو" (۱۹۲۳ء) اور اس کے پانچ سال بعد حافظ محمود شیرانی کی "پنجاب میں اردو" (۱۹۲۸ء) میں شائع ہوئیں۔ ان دونوں کتابوں کو اردو لسانیات میں جدید لسانی مباحث کا آغاز سمجھا جاتا ہے۔ اردو زبان کے آغاز کے بارے میں پیش کیے گئے نظریات کو دو گروہوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ پہلے گروپ میں حافظ محمود شیرانی، نصیر الدین ہاشمی اور سلیمان ندوی جبکہ دوسرے گروپ میں محمد حسین آزاد، ڈاکٹر شوکت سبزواری، ڈاکٹر مسعود حسین خان، ڈاکٹر سہیل بخاری اور معین الحق فرید کوٹی کا نام شامل ہے۔ انہی کی کوششوں سے اردو لسانیات کے تحقیقی ورثے کی قدر وقیمت طے پائی ہے۔ تاہم ان سب میں حافظ محمود شیرانی کا نظریہ "پنجاب میں اردو" سرفہرست ہے چنانچہ بعد کے تمام محققین نے جزوی اختلافات کے باوجود محمود شیرانی کی تحقیقی کاوش کو سراہا ہے۔

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

اردو کے پہلے باقاعدہ محقق ہونے کا شرف حافظ محمود شیرانی کو حاصل ہے۔ آپ اعلیٰ ترین محقق کے لیے کوئی بھی مغربی یا مشرقی معیار قائم کریں۔ حافظ محمود شیرانی اس پر پورا اتریں گے۔ ادبی تحقیق کی حافظ صاحب میں جو صلاحیتیں تھیں اور جو علم انھوں نے حاصل کیا وہ ان سے پہلے کسی کو نصیب ہوا اور نہ ان کے بعد۔ (۹)

بیسویں صدی میں قواعد کے حوالے سے مولوی عبدالحق کی قواعد اردو اور لغات میں سید احمد دہلوی کی فرہنگ آصفیہ رجحان ساز ثابت ہوئیں اور تحقیقات کے لیے نمونہ و معیار بنیں۔ تاہم ڈاکٹر ابواللیث صدیقی اور غلام مصطفی خان کی جامع القواعد عمدہ کوشش ہے۔ مذکورہ کتاب میں اردو قواعد نویسی، تاریخی پس منظر اور لسانی ڈھانچے کے جدید اصول وضوابط پر بحث کی گئی ہے۔ فونیم اور اس کی تحریری صورت میں فرق کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ جامع القواعد میں روایتی طریقہ کار کی بجائے اردو کے صوتی نظام سے بحث شروع کی گئی ہے اور یہی اس کا منفرد پہلو ہے۔ لغت نویسی کے حوالے سے دیکھا جائے تو اردو بورڈ کراچی نے تاریخی اصولوں پر لغت مرتب کرنے کا پروگرام بنایا۔ اب تک اس لغت کے بائیس جلدیں چھپ چکی ہیں۔ لغت میں الفاظ حروف تہجی کے لحاظ سے ترتیب دیئے گئے ہیں۔ ہر لفظ کی پرانی اور جدید املائی شکل بتائی گئی ہے۔ ہر لفظ جو کم از کم دوبار استعمال ہوا ہو لغت میں شامل کیا گیا ہے۔ رشید حسن خان کہتے ہیں کہ اس لغت کے بعض اندراجات مصدقہ نہیں ہیں۔ املا میں بھی بے شمار غلطیاں ہیں۔ (۱۱) فرہنگ تلفظ کا تذکرہ بھی نہایت اہم ہے۔ شان الحق حقی کی یہ فرہنگ مروجہ اور درست تلفظ پر بحث کرتی ہے۔ اردو میں لغات کے قدیم جائزوں کو بھی اہم سمجھا جاتا ہے۔ اس طرح کے جائزوں میں سید قدرت نقوی وارث سرہندی اور جابر علی سید وغیرہ کے مرتبہ جائزے اہم ہیں۔

لغت نویسی میں گو خاطر خواہ کام ہوا ہے لیکن بنظر غائر دیکھیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے ہاں لغات کو معنوی اعتبار سے از سر نو مرتب نہیں کیا جاتا جس کی وجہ بہت سے نئے الفاظ لغت میں جگہ پانے سے رہ جاتے ہیں۔ مثلاً گزشتہ سالوں میں اسلام آباد میں دھرنا دیا گیا تو اس میں گلو بٹ کا لفظ بہت استعمال ہوا۔ اردو کی کسی لغت نے اس لفظ کو لغت کا حصہ نہیں بنایا جبکہ آکسفورڈ ایڈوانس لرنر نے چند ماہ بعد ہی Gullunize, gullucracy, gulluish اور gulluism جیسے الفاظ متعارف کروا دیئے۔ اس لیے ضروری ہے کہ ہم بھی اردو لغات کو وقت کے ساتھ ساتھ ترقی دیں۔

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

اردو لسانی مباحث کو خصوصی نظر سے دیکھا جائے تو معلوم ہو گا کہ زیادہ اہم وہ مباحث ہیں جو جدید لسانیات کے نتیجے میں پیدا ہوئے۔ ان میں سے کچھ اصول وضوابط اور ان کے اطلاق کے طریقہ کار سے متعلق ہیں اور کچھ کا تعلق اردو زبان کے تجزیاتی مطالعہ سے ہے۔ ان مطالعات میں اردو اصوات اور فونیمیات کے علاوہ حروف تہجی اور املا کی مباحث اہم رہی ہیں۔ صوتیات اور فونیمیات کے موضوعات نئے ہیں۔ ان موضوعات پر اردو میں بہت کم کام ہوا ہے۔ دور جدید میں ڈاکٹر انور شبنم ول نے اردو لسانیات کے تحقیقی موضوعات پر توجہ دلانے کی کوشش کی تھی لیکن ان کے باہر چلے جانے کی وجہ سے تحقیقی کام آگے نہیں بڑھ سکا۔ ڈاکٹر سہیل بخاری نے "اردو زبان کا صوتی نظام" اور ڈاکٹر محبوب عالم نے "اردو کا صوتیاتی نظام" جیسی کتابیں لکھیں لیکن جدید لسانی مباحث میں یہ دوسرے درجے کی کوشش محسوس ہوتی ہیں۔

اردو اگرچہ برصغیر کی اہم زبانوں میں سے ہے لیکن تاحال اس میں لسانی اور لسانیاتی حوالے سے تحقیقی کام بہت کم ہوا ہے۔ اس لیے اردو لسانیات میں تحقیق کرنے کی وسعت موجود ہے۔ اردو کے توضیحی مطالعے کو لیں تو مدتوں بعد کوئی تحقیقی مضمون سامنے آتا ہے۔ بے شک محی الدین زور، قاضی عبدالودود، سہیل بخاری، ڈاکٹر خلیق انجم، ڈاکٹر جمیل جالبی، پروفیسر خلیل صدیقی، ڈاکٹر عطش درانی، ڈاکٹر ناصر عباس نیئر، ڈاکٹر معین الدین عقیل اور دیگر محققین نے کئی اہم اور قابل تعریف مطالعے پیش کیے ہیں لیکن اردو کے جدید لسانی مباحث پر ابھی مزید کام کی ضرورت ہے۔

اردو لسانیات میں "ترسیل معنی" کے ذرائع کی بات کی جائے تو دو بڑے طریقے ہیں۔ رسمی طریقہ کار جس میں دفتری (خط وکتابت)، رپورٹ، فارم، ای میل، مضامین اور ویب سائٹس وغیرہ شامل ہیں۔ غیر رسمی طریقہ کار جس میں باہمی گفتگو، گروپ ڈسکشن، عام بات چیت وغیرہ شامل ہیں۔ اس کے علاوہ اس میں اشاروں کے ذریعے سے بھی اپنی بات دوسروں تک پہنچائی جاتی ہے۔ عصر حاضر میں اسے باقاعدہ ایک ابھرتی ہوئی زبان کا نام دیا جارہا ہے۔ موبائل اور کمپیوٹر نے ایموجی (Emoji (Emoticons کو سماجی رابطے کی ایک اہم زبان کا مقام دے دیا ہے۔ ٹیگرٹ کیرولین (Taggart Caroline) کہتے ہیں:

> تحریر کنندہ کے جذبات واحساسات کی عکاسی کرنے کے لیے کمپیوٹر کی مدد سے تخلیق کردہ چہروں کی ہیئتوں کے مجموعے کو پیغام رسانی کے عمل کے طور پر استعمال کرنے کا نام ایموٹی کونز ہے۔[۱۱]

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

آج کمپیوٹر اور موبائل استعمال کرنے والے عام لوگ اور خصوصی طور پر نوجوان طبقہ ایموٹی کونز کا استعمال کر رہا ہے۔ مثلاً آپ میسج کے ذریعے کسی سے کوئی سوال پوچھتے ہیں وہ جواب لکھنے کی بجائے چند تصویریں آپ کو بھیج دیتا ہے اور آپ سمجھ جاتے ہیں کہ اس کی مصروفیت کی نوعیت کیا ہے۔ ایموٹی کونز تصویری رابطے کی زبان ہے۔ گرامر کی ضرورت نہیں، کم وقت میں پیغام رسانی کرتی ہے اور ہر زبان اور عمر کے لیے قابل فہم ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ اردو لسانیات میں بھی اس پر تحقیق و تنقید ہو تاکہ اس کے پوشیدہ گوشے واشگاف ہوں۔

لسانیات میں جدت کی بات کریں تو کمپیوٹر سب سے آگے دکھائی دیتا ہے۔ آج کمپیوٹر ہر شعبہ زندگی میں استعمال ہو رہا ہے۔ لسانیات کی جدید ترین تکنیک میں کمپیوٹر معاون ثابت ہو رہا ہے۔ عصر حاضر میں یہ ضرورت شدت سے محسوس ہو رہی ہے کہ اردو زبان کے تجزیہ تحقیق کے لیے کمپیوٹر سافٹ ویئر کا استعمال کیا جائے جیسا کہ انگریزی میں صوتیات کے مطالعے کے لیےPraat(پراٹ)استعمال کیا جاتا ہے تاکہ سائنٹیفک نتائج حاصل کیے جا سکیں۔ اس طرح کمپیوٹر میں اردو سافٹ ویئر کے آنے سے آج کمپوزنگ اردو میں ہو رہی ہے۔ جس سے اردو کی ایک نئی قسم وجود میں آئی ہے۔ یہ پہلو بھی بحث طلب ہے اور تحقیق کا متقاضی ہے۔

کینیڈا کے جیفرے راک ویل (Jeffery Rockwell) نے اپنی کتاب Hernemeutica ہرمے نیوٹیکا(۲۰۱۷ئ) میں ایک نئی ویب سائٹdata mining متعارف کروائی ہے۔ اس کی مدد سے ہم بیسویں کتب کو اپنے کمپیوٹر میں اپ لوڈ کر کے چند سیکنڈ میں ان کا تجزیہ کر سکتے ہیں۔ مشی گن یونیورسٹی، یونیورسٹی آف ٹیکساس اور آسٹریلیا وغیرہ میں اسے ضخیم کتب کے مطالعے اور تجزیے کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے۔ اس لیے اردو کی توسیع و ترقی کے لیے ضروری ہے کہ کمپیوٹر سے مدد لی جائے۔ تعلیمی، تجارتی، انتظامی اور سیاسی سطح پر اردو زبان کے فروغ کے لیے سافٹ ویئر بنائے جائیں تاکہ عالمی سطح پر اردو کی پہچان ہو سکے۔ ادارہ فرغ زبان کے ساتھ ساتھ جامعات کو بھی محضری تجزیوں (Discourse Analysis) آزاد لسانی پالیسیوں (Free Language Policies) سماجی لسانیات(Social Linguistics) کے علاوہ تدریسیاتی پہلوؤں(Pedagogy) پر مربوط اور منظم تحقیق کرنے کی ضرورت ہے۔ ڈاکٹر عطش دورانی لکھتے ہیں:

> "وہ دن دور نہیں جب تحقیق کے بنیادی آلات: کتابیات سازی، اشاریے، تحقیقی جائزے، رپورٹس، ادبی متون، اصول قواعد، ذخیرہ ہائے الفاظ، سب کے سب کمپیوٹر / ویب سائیٹ اور انٹرنیٹ پر چلے جائیں گے۔ محققین کتب خانوں کی گرد جھاڑنے کی

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

بجائے ای لائبریریوں، سیاہی کے قلم کی جگہ ماؤس، کلیدی تختے اور نوری قلم استعمال کر رہے ہوں گے۔ آنے والی نسل تو شاید کمپیوٹر سکرین اور کلیدی تختے کی بجائے برقیاتی چشمہ یا برقیاتی دستانہ استعمال کر رہی ہو"(۱۲)

مندرجہ بالا بیان سے یہ تو صاف دکھائی دے رہا ہے کہ مستقبل میں یہ سب کچھ عملی طور پر ہو رہا ہو گا۔ ان تمام کاموں کی تیاری کے لیے ہمیں آج ہی کچھ کرنا ہو گا۔ اردو کا مستقبل ہمارے ہاتھ میں ہے۔ ہمیں کمپیوٹر کے لیے اردو متون کا انتخاب کرنا ہو گا، تحقیقی کوائف اکٹھے کرنے ہوں گے، تدریس اردو کے اسباق تیار کرنے ہوں گے اور ان کی تدوین کرنی ہو گی۔ تکنیکی و تنقیدی اصول بنانا ہوں گے۔ کتب خانوں کی مسل داری کرنا ہو گی۔ اصطلاحات اور اشاریے وضع کرنے ہوں گے۔ کمپیوٹر کی گرامر تیار کرنی ہو گی تاکہ دیگر زبانوں سے اردو میں ترجمے کا معیاری اور قابل بھروسہ سافٹ ویئر وجود میں آسکے۔ ان چیلنجز کا مقابلہ کرنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم ایسے تربیتی ادارے قائم کریں جو ہمارے اساتذہ اور طلباء کو کمپیوٹر کی جدید ٹیلنالوجی سے نہ صرف متعارف کروائیں بلکہ اس قابل بنائیں کہ وہ دنیا میں ہونے والی جدید پیش رفتوں سے آگاہ ہوں اور جدید تحقیقات میں اپنا فریضہ بھی سرانجام دیں۔

عصر حاضر میں لسانیات کا میدان بہت وسیع ہو چکا ہے۔ اب اگر کوئی زبان کے بارے میں لسانی تحقیق کا فریضہ سرانجام دینا چاہتا ہو تو اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ دوسری کئی زبانوں جن کا تعلق مذکورہ زبان سے کسی نہ کسی حوالے سے ہو کو سمجھے اور اس کا علم حاصل کرے۔ علاوہ ازیں ایک لسانی تحقیق کار کے لیے جدید و قدیم زبانوں کے علم کے حصول کے ساتھ ساتھ کمپیوٹر کے علم کا حصول بھی بہت ضروری ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر وہ اپنے تحقیقی و تجزیاتی امور میں ربط پیدا نہیں کر سکے گا۔

حوالہ جات

۱۔ محمود خان شیرانی، حافظ، مقالات حافظ محمود شیرانی (جلد اول، دوم) مجلس ترقی ادب، لاہور، ۱۹۶۶ء، ص ۱۴۶

۲۔ سید عبداللہ، ڈاکٹر، (مقدمہ) نوادر الفاظ، سراج الدین خان آرزو، انجمن ترقی اردو، کراچی، پاکستان، ۱۹۵۱ء، ص ۲

۳۔ آرزو، سراج الدین خان، نوادر الالفاظ، مرتبہ ڈاکٹر سید عبداللہ، انجمن ترقی اردو، کراچی، پاکستان ۱۹۵۱، ص ۱۱

۴۔ ابو اللیث صدیقی، ڈاکٹر، جامع القواعد (حصہ صرف)، مرکزی اردو بورڈ، لاہور، طبع سوم، ۲۰۱۲ء، ص ۱۳۷

۵۔ مولوی عبد الحق، ڈاکٹر، قواعد اردو، لاہور اکیڈمی، لاہور، ص ۱۲

۶۔ ایضاً، ص ۱۵۶

۷۔ خلیل صدیقی، پروفیسر، آواز شناسی، بیکن بکس، ملتان، ۱۹۹۳ء، ص ۱۰۸

۸۔ قدرت نقوی، سید، لسانی مقالات (حصہ دوم) مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ص ۱۷

۹۔ خلیق انجم، ڈاکٹر، ہندوستان میں اردو تحقیق اور تدوین کا کام، مشمولہ: اردو میں اصول تحقیق، مرتبہ: ڈاکٹر ایم سلطانہ بخش، ورڈویژن پبلشرز، اسلام آباد، جلد دوم، طبع چہارم، ۲۰۰۱ء، ص ۱۸۲

۱۰۔ ظفر احمد، پاکستان میں اردو لسانی تحقیق (تجزیاتی مطالعہ)، مقالہ پی ایچ ڈی، مملوکہ نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز، اسلام آباد، ۲۰۱۳

۱۱۔ Taggart Caro Line, New Words for old recycling on language for the modern world, Macheal of Mara Books Via Google Books, 25th Oct. ۲۰۱۷

۱۲۔ عطش درانی، ڈاکٹر، اطلاعیات: اردو کا مستقبل اور نصاب سازی، مشمولہ، اردو جدید تقاضے، نئی جہتیں، مقتدرہ قومی زبان، پاکستان، ۲۰۰۶، ص ۱۵۵